

## 246744- شرک اکبر کا ارتکاب کرنے والے کا جائزہ جائز نہیں ہے

سوال

کیا ان لوگوں کی نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے :

جادو گر (اس کے بارے میں سائل کے علاوہ کوئی نہیں جانتا کہ وہ جادو گر ہے)

منافق (اس کے بارے میں سائل کے علاوہ کوئی نہیں جانتا کہ وہ منافق ہے)

شرک اکبر کا مرتب (اس کی حالت کے بارے میں سائل کے علاوہ کوئی نہیں جاتا)

اور اگر ان میں سے کوئی شخص قریبی رشتہ دار ہو مثلاً: باپ، بھائی، یا ماں وغیرہ تو کیا ان کا معاملہ قدرے مختلف ہو گا؟

وہ کون سے ایسے افراد میں جن کی نماز جنازہ پڑھنا واجب نہیں ہے، اور اس کی دلیل کیا ہے؟

پسندیدہ جواب

اول:

شرک اکبر کے مرتب، کافر، اور منافق اکبر رکھنے والے کی نماز جنازہ پڑھنا جائز نہیں ہے، چنانچہ جس شخص کے بارے میں کفر یا منافقت کا علم ہو جائے تو جاننے والے پر اس کی نماز جنازہ پڑھنا حرام ہے، حتیٰ کہ اس کی موت کے بعد اس کیلئے بخشش کی دعائیں بھی جائز نہیں ہے، چاہے مر نے والا کوئی قریبی رشتہ دار ہو یا غیر ہو۔

ابو حمّاق شیرازی رحمہ اللہ "المذب" (1/250) میں کہتے ہیں :

"اگر کوئی کافر مر جائے تو اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھی جائے گی؛ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

(وَلَا تُصْلِنَ عَلَى أَحَدٍ مُّشْرِنَ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقْرُمْ عَلَى قَبْرِهِ)

ترجمہ: ان میں سے کسی کی موت پر آپ ان کا جائزہ مت پڑھائیں اور نہ ہی [دعائے خیر کیلیے] اس کی قبر پر کھڑے ہوں۔ [التوہبہ: 84]  
ویسے بھی نماز جنازہ مغفرت طلب کرنے کیلئے پڑھائی جاتی ہے، اور کافر کو بخشش نہیں ملنے والی اس لیے اس کی نماز جنازہ پڑھنے کا کوئی مقصد ہی نہیں رہ جاتا" انتہی

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اس بات پر تمام اہل علم کا اجماع ہے کہ کافر شخص کی نماز جنازہ پڑھنا حرام ہے" انتہی

المجموع (258/5)

اسی طرح "الموسوعۃ الفقیریۃ" (21/41) میں ہے کہ:

"نبی صلی اللہ علیہ وسلم منافقین کی نماز جنازہ پڑھا دیا کرتے تھے اور ان کیلئے بخشش بھی طلب کرتے تھے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نازل ہو گیا:  
(استغفِر لَهُمْ أَوْ لَا تُسْتَغْفِرُ لَهُمْ إِنْ تُسْتَغْفِرُ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَقَنْ يَغْفِرُ اللَّهُ لَهُمْ)

ترجمہ: آپ ان کیلئے بخشش طلب کریں یا نہ کریں [برا برابر ہے] اگر آپ ان کیلئے ستر بار بھی بخشش طلب کریں تو اللہ تعالیٰ انہیں ہرگز نہیں بخشنے گا۔ [التوبہ: 80]

تو اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی منافق کی نماز جنازہ نہیں پڑھائی۔

چنانچہ جب ان میں سے کوئی مر جاتا تو ان کی نماز جنازہ ایسے مسلمان پڑھ لیتے تھے جنہیں ان کے منافق ہونے کا علم نہیں تھا، اور جسے علم ہوتا تھا کہ میت منافق کا جنازہ ہے تو وہ اس کی نماز جنازہ ادا نہیں کرتے تھے۔

چنانچہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کسی بھی جنازے میں شریک نہیں ہوتے تھے یہاں تک کہ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ جنازے میں شریک ہو جاتے؛ کیونکہ حذیفہ رضی اللہ عنہ کو منافقین کے ناموں کا علم تھا" انتہی

اسی طرح جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطالب کی وفات کے بعد اللہ تعالیٰ سے ان کیلئے بخشش طلب کی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں اس سے روک دیا اور فرمایا: (نَا كَانَ لِلَّهِيْ وَالَّذِيْنَ آمَنُواْنَ يَسْتَغْفِرُوا لِلنَّاسِ كَيْنَ وَلَوْ كَأْوَأْ فَلَيْ قُرْبَنِ مَنْ بَعْدَنَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَحَقُّ بِالْأَعْنَانِ مَوْعِدَةٍ وَعَدَهَا إِلَيْهِ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَدْوَلُ لِلَّهِ تَبَرَّأُ مِنْهُمْ إِنَّهُمْ لَا يَأْكُلُونَ حَلِيمٌ\*)  
ترجمہ: نبی اور ایمان والوں کے لئے یہ مناسب نہیں کہ وہ مشرکوں کے لئے بخشش طلب کریں خواہ وہ ان کے قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں جبکہ ان پر یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ مشرکین دوزخی (ہوتے) ہیں [113] اور ابراہیم نے جو اپنے باپ کے لئے بخشش کی دعا کی تھی تو صرف اس لیے کہ انہوں نے اپنے باپ سے اس بات کا وعدہ کیا ہوا تھا۔ پھر جب ان پر واضح ہو گیا کہ وہ اللہ کا دشمن ہے تو وہ اس سے بیزار ہو گئے۔ بلاشبہ ابراہیم بڑے زم دل اور بردار (انسان) تھے۔ [التوبہ: 113-114]

اسی طرح جادو کرنے کیلئے جنوں سے مدد لینے والا شخص بھی کافر ہے اس کی نماز جنازہ بھی ادا نہیں کی جائے گی۔

شیخ ابن باز رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ کیا ساحر کو سزا کے طور پر قتل کر دیا جائے پھر اس کی نماز جنازہ پڑھ کر مسلمانوں کے قبرستان میں دفن دیا جائے؟

تو انہوں نے جواب دیا:

"اگر اسے قتل کیا جائے تو پھر اس کی نماز جنازہ نہیں ہو گی اور نہ ہی اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے گا، بلکہ اسے کفار کے ساتھ دفن کیا جائے گا، مسلمانوں کے قبرستان میں اس کی کوئی جگہ نہیں ہے، اس کا جنازہ، کفن، اور غسل کچھ نہیں دیا جائے" انتہی  
مجموع فتاویٰ ابن باز (111/8) مزید کیلئے فتویٰ نمبر: (13941) کی تفصیلات کا مطالعہ کریں

دوم:

سائل کا یہ کہنا کہ میرے علاوہ کسی شخص کو یہ علم نہیں ہے کہ فلاں شخص منافق یا جادوگر یا مشرک ہے، عین ممکن ہے کہ متعلقة شخص پر اتنا بڑا الزام لگانے میں جلد بازی سے کام لیا گیا ہو، اس لیے پہلے اچھی طرح اس بات کی تصدیق اور دلی اطمینان حاصل کرنا ضروری ہے، کیونکہ عین ممکن ہے کہ سائل نے متعلقة شخص پر منافق ہونے کا الزام اس لیے لگایا ہو کہ اس شخص میں نفاق کی ایک علامت ہے، لہذا وہ منافق ہو گیا، مثال کے طور پر عام گفتگو کرتے ہوئے جھوٹ بولنا، [منافقوں کی صفت ہے] اور صرف یہ صفت مسلمان کو ایمان سے خارج کرنے اور مسلمان پر اعتقادی منافق کا حکم لگانے کیلئے ناقابلی ہے۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"منافقت کی دو قسمیں ہیں : ایک اعتقادی منافقت اور دوسری قسم عملی منافقت

اعتقادی منافقت دل میں ہوتی ہے، اور اسے اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا، یہی وجہ ہے کہ کچھ صحابہ کرام سے جب غلطیاں ہوئیں تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہ دیا کہ فلاں شخص منافق ہو گیا ہے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر رضی اللہ عنہ کو ایسا کہنے سے منع کر دیا۔

اس لیے اعتقادی منافقت دل میں ہوتی ہے اور انسان کسی بھی مسلمان کو بغیر کسی واضح اور مبینہ دلیل کے منافقت کا طعنہ نہیں دے سکتا۔

عملی منافقت یہ ہے کہ : انسان میں منافقوں والی علامات ہوں، تو ایسی صورت میں آپ یوں کہہ سکتے ہیں "اس عمل کی وجہ سے یہ منافق ہے" پھر انچھے اگر کسی شخص کو ہم دیکھیں کہ وہ گفتگو کرتے ہوئے جھوٹ بوتا ہے، تو ہم کہیں گے : "یہ شخص اس مسئلے میں عملی منافقت کر رہا ہے" اسی طرح ہمیں کوئی شخص نمازوں میں سستی کا شکار نظر آتے تو ہم اس کے بارے میں کہیں گے : "اس میں منافقوں کی ایک صفت ہے" کیونکہ وہ بھی منافقوں کی طرح نماز کیلئے سستی کر کا شکار ہے۔

اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ عملی نفاق کا دائرہ وسیع ہے، لہذا اگر کوئی شخص منافقین کی صفات میں سے کوئی صفت اپنا لے تو وہ صرف اسی عمل میں منافقت کا شکار ہو گا، بالکل ایسے ہی جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : (منافق کی تین علامتیں ہیں : جب بات کرے تو جھوٹ بولے، وعدہ کرے تو وفا نہ کرے، اور جب اسے امانت دی جائے تو حیانت کرے)

یہ منافق کی علامتیں ہیں، البتہ ان میں سے کچھ علامات کسی مسلمان میں ہو سکتی ہیں تو ہم کہیں گے یہ شخص فلاں کام میں منافق ہے" انتہی  
لقاء الباب المفتوح (21/32) مکتبہ شاملہ کی ترتیب کے مطابق

اس لیے دائرہ اسلام سے خارج کر دینے والے نفاق کا الزام بالکل واضح اور رویروشن کی طرح عیاں دلیل سے ہی لگایا جائے گا۔

واللہ اعلم.